بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ـــــــ یوم یک شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۷ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۱۰ ماہ محرم ۱۳۶۲ ہجری | ۱۷ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی اور خم معدہ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

افسوس۔ منشی احمد حسین صاحب کاتب "الفضل" کی اہلیہ صاحبہ کا گزشتہ شب انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان ـــــــ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

مسلمانوں میں توحید کا فقدان اور مصلح ربانی کی ضرورت

فرقہ اہلسنت کے اخبار الفقیہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۲ء میں ایک مضمون "مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی سلطنت" کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس میں لکھا تھا۔ کہ:-

"یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ سرکار ابد قرار صلے اللہ علیہ وسلم مالک مختار ہیں۔ حاکم علی الاطلاق ہیں۔ مستغنی عن الخلق۔ وہ کسی کے محتاج نہیں۔ سب ان کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے خزانوں کی کنجیاں ان کے دست مبارک میں ہیں۔ وہ جسے چاہیں۔ جو کچھ چاہیں باذن الٰہی عطا فرماتے ہیں۔ اور جس چیز سے جس کو چاہیں مستثنیٰ فرماتے ہیں۔ کائنات عالم کے ذرہ ذرہ پر ان کی حکومت ہے۔ ۔ ۔ ۔ دنیا بھر کی دستگیری و فریاد رسی فرماتے ہیں۔ اگر وہ منہ موڑ لیں۔ تو دنیا زیر و زبر ہو جائے۔ اگر وہ چاہیں۔ تو عرش و فرش درہم برہم ہو جائے جس کو حرام فرما دیں۔ وہ حرام ہو جائے جس کو حلال کہدیں۔ وہ حلال ہو جائے" وغیرہ وغیرہ۔

اخبار اہلحدیث ۸ جنوری نے اس پر لکھا ہے:-

"آج کل کے مسلمانوں نے اسلام میں کئی ایک تغیرات کر دیئے ہیں۔ اسی طرح اہلسنت کے مذہب میں کئی ایسی تبدیلیاں کردی ہیں۔ اور ایسے عقائد داخل کر دیئے ہیں جن کی حدود کفر و شرک سے ملی ہوئی ہیں۔ بلکہ بعض عقائد بالکل کفر و شرک میں داخل ہیں۔"

اسی طرح اسی پرچہ میں "تعزیہ داری اور ماہ محرم الحرام" کے عنوان سے شیعوں کے متعلق لکھا ہے کہ "آج وہ زمانہ ہے۔ کہ جگہ بجگہ خالق حقیقی کو چھوڑ کر اپنا معبود و مسجود سمجھ لیا ہے۔ اپنی مراد ولیا کے متعلق سمجھ لیا ہے۔ کہ خدا کے فوت شدہ نیک بندوں کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں۔ یاد رکھو یہ سب شرک ہے۔ شرک کا انجام دخول فی النار ہے۔ اور کچھ نہیں۔"

گویا معاصر "اہلحدیث" کے نزدیک اہل سنت اور شیعہ دونوں فی زمانہ کفر و شرک میں مبتلا ہیں۔ اور معاصر موصوف کو اس پر بہت رنج ہے۔ کسی کلمہ گو کا شرک میں مبتلا ہونا۔ بلکہ اس طرف مائل ہونا فی الواقعہ سخت رنجدہ امر ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا اس پر اظہار ناپسندیدگی کرنا قابل قدر فعل ہے۔ لیکن معاصر موصوف کی یہ سطور پڑھ کر ہمیں اس ضرب المثل کی پوری پوری تصدیق ہوگئی۔ کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر دکھائی نہیں دیتا۔ یہ افعال جو فی زمانہ اہلسنت اور شیعہ اصحاب سے سرزد ہوتے ہیں بے شک قابل اعتراض ہیں۔ لیکن کسی اہلحدیث کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ چھاج بولے تو بولے چھلنی کیا بولے۔ جس میں خود نو سو چھید ہیں۔ فرقہ اہلحدیث کونسا موحد فرقہ ہے جو دوسروں پر معترض ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خالق طیور اور محیی اموات ماننے والے کس منہ سے موحد ہونے کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ کیا عجیب توحید ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صفات الٰہی سے متصف کرنا تو شرک میں داخل ہے لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صفات الٰہیہ سے متصف ماننا ان کے نزدیک خالص توحید ہے اگر کہا جائے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہ طاقتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی تھیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف الٰہی صفات منسوب کرنے والے بھی تو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطیہ ہی مانتے ہیں۔ وہ یہ تو نہیں کہتے۔ کہ یہ صفات اور یہ طاقتیں آپ کو خود بخود حاصل ہو گئیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو بنی نوع انسان کے لئے یہ قانون مقرر فرمایا تھا۔ کہ وما جعلنٰھم جسدًا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین (انبیاء) لیکن اس زمانہ کے توحید کی علمبرداری کے مدعی اہلحدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کے اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ کچھ کھانے پینے کے بغیر دو ہزار سال سے خدا تعالےٰ کے پاس بیٹھے ہیں۔ گویا کھانے پینے سے صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہی بے نیاز اور مستغنی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اس امتیاز میں اللہ تعالےٰ کے شریک ہیں۔

اس کے علاوہ معاصر اہلحدیث نے اہلسنت اور شیعہ اصحاب کے مبتلائے شرک ہونے کا اظہار تو اب کیا ہے۔ لیکن فرقہ اہلحدیث کے متعلق وہ اسی قسم کے خیالات کا اظہار اب سے بہت عرصہ قبل کر چکا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"واقعہ ہے۔ کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ یا مصلحت۔ دور اندیشی ضرورت وقتی پالیسی۔ زر پرستی کاسہ لیسی۔ خوشامد چاپلوسی وغیرہ کو معبود برحق سمجھ کر اس کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ ہم بھی ڈولنڈ کی طرح ایک ہی جرم کے گردن زدنی برابر کے مجرموں میں ایک کو غریب کمزور دیکھ کر الٹی چھری سے ذبح کر دیتے ہیں۔ اور دوسرے کو امیرزادہ یا برادر زادہ رشتہ دار یا اپنا لڑکا وغیرہ سمجھ کر چشم پوشی کر جاتے ہیں۔" (اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

اسی قسم کے خیالات بارہا "اہلحدیث" میں ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ لیکن اسی وقت ہم انہیں بخوف طوالت نظر انداز کرتے ہوئے معاصر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب وہ اقرار کر چکا ہے۔ کہ اہل سنت بھی کفر و شرک میں مبتلا ہو چکے اور شیعہ بھی۔ اور خود "اہلحدیث" بھی یہود کی طرح پیرو ہو چکے۔ اور ادنےٰ ادنےٰ باتوں کو معبود برحق سمجھ کر ان کی پوجا کرنے والے بن کر زمرہ مشرکین میں شامل ہو چکے۔ تو اب اسلام کہاں باقی رہ گیا؟ اور ان مسلمانوں کی اصلاح کی کونسی صورت ہو سکتی ہے؟ ان میں سے کونسا فرقہ ہے جو دوسروں کو راہ حق پر لانے کی اہلیت رکھتا ہے؟ یہ تو سب کے سب خفتہ را خفتہ کے کند بیدار کے مصداق ہو چکے ہیں۔

معاصر "اہلحدیث" کو بنظر انصاف اور ضد و تعصب کو بالائے طاق رکھ کر غور کرنا چاہیئے کہ کیا اس طرح مسلمانوں کے ہر فرقہ کے جادہ حق سے منحرف ہو جانے کے باوجود تا حال کسی مصلح ربانی اور مجدد یزدانی کی ضرورت نہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے کی وجہ سے ایسی زبردست قوت قدسیہ کا مالک ہو۔ کہ اس کے پاس بیٹھنے۔ اور اس کی غلامی کا جوا اپنی گردن میں ڈالنے والے تمام اندرونی کثافتوں اور آلائشوں سے پاک و صاف ہو جائیں۔ اور ان کے اندر روحانی بصیرت اور نور ہدایت پیدا ہو سکے۔ یقیناً تھی۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ مبارک وہ جو آپ کو قبول کرکے

بی بی سی لنڈن سے تقاریر

۱- ۱۶ر جنوری ۱۹۴۳ء ۔ ہندوستانی گھڑیوں کے مطابق ۴۵ منٹ ۸ بجے شام آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان بالقابہ ایک تقریر امریکہ کے متعلق لنڈن سے براڈکاسٹ فرمائیں گے۔

۲- ۱۷ر جنوری اتوار ۹ بجے شام (ہندوستانی وقت) مولانا جلال الدین صاحب شمس ایک تقریر اُردو میں لنڈن سے مساجد کے متعلق نشر فرمائیں گے۔ اس وقت آل انڈیا ریڈیو سے خبریں براڈکاسٹ ہوتی ہیں۔

۳- ۲۳ر جنوری ۴۵-۸ شام ایک اور تقریر ہندوستانی زبان میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان بالقابہ برطانیہ کے متعلق براڈکاسٹ فرمائیں گے۔

مندرجہ بالا تمام تقاریر ۱۹،۶ اور ۱۹۶،۴۲ اور ۲۵ میٹر بینڈ شارٹ ویو سے کسی اچھے ریڈیو سیٹ پر سُنی جاسکینگی۔

اکمل عفا اللہ عنہ

الفضل کی طباعت کے اوقات میں تبدیلی

الفضل قادیان سے شام کو ۲۰-۷ کی گاڑی پر باہر بھیجا جاتا ہے۔ اور اس طرح جو پرچہ تیار مکمل کر کے پریس میں دیا جاتا ہے۔ وہ اگلے روز شام کو باہر روانہ ہوتا ہے۔ ڈاک میں اس تاخیر کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پرچہ جس روز تیار ہو کر طبع ہو۔ اور اسی شام کو باہر بھیجا جائے۔ تا تازہ سے تازہ حالات اور خبریں جلد سے جلد دوستوں تک پہنچ سکیں۔ مقامی ڈاکخانہ اس میں کچھ روک پیدا کر رہا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اخبار اسے ساڑھے چار گھنٹہ قبل دیا جائے۔ ہم اس معاملہ کو افسران بالا تک لے رہے ہیں۔ اور ان کی معقول پسندی اور پبلک کی خیر خواہی پر اعتماد رکھتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہماری بات کو وہ ضرور مان لیں مقامی ڈاکخانہ کی نارضا مندی کے باوجود آئندہ پرچہ جدید پروگرام کے ماتحت شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

قرآن کریم کا ترجمہ اور مجالس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ عید الفطر کے خطبہ میں اور پھر خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریر میں فرمایا تھا "پس مساوات کا سبق جو اس عید سے ملتا ہے۔ وہ ہم میں سے ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے بیوی بچے رشتہ دار اور ہمسائے سب قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم میں ایک ایسی دینی مساوات قائم ہو جائیگی۔ جو جماعت کی روحانی ترقی کیلئے خاص طور پر مفید ہوگی۔ اور جس کے نتیجہ میں خود بخود بدی کا استیصال اور نیکی کا قیام ہوتا چلا جائیگا۔" (الفضل ۲۱ ماخاء ۱۳۲۱ ہش)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں تمام قائدین مجالس پندرہ دن کے اندر "تمام خدام" و "انصار" کی فہرستیں بنا کر ارسال کر دیں۔ جو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا چاہیں۔ نیز ہر ایک سے دریافت کر کے یہ بھی تحریر کریں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ کتنا وقت اس کام کے لئے دے سکتے ہیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقویٰ

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

تقویٰ کے معنی محض خدا کے خوف اور اُس کی عظمت کی وجہ سے گناہ سے بچنا۔ نہ کہ مخلوقات یا کسی بیماری اور نقصان وغیرہ کے ڈر سے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے

کشائش کی خاطر جو ہو مضطرب ۔ رہے وہ گنہ سے سدا مجتنب
وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ .... ۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبْ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تبلیغ و اصلاح کے کام میں انتہائی جدوجہد کا ارشاد

قادیان ۱۵ر جنوری ۱۹۴۳ء۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جماعت کے لئے کمیت اور کیفیت دونوں لحاظ سے ترقی کرنی ضروری ہے۔ گو انفرادی تبلیغ بھی بہت اہم چیز ہے۔ لیکن جلسوں کا انعقاد بھی جماعت کے دوستوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جب تک افواج در افواج لوگ احمدیت میں داخل نہ ہوں ہماری حیثیت مضبوط نہیں ہو سکتی۔ اور ذمہ واری ادا نہیں ہو سکتی۔

حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ کے لئے ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ کم سے کم ہر سال میں ہر تحصیل میں جلسہ ضرور ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ انفرادی تبلیغ کو بھی منظم کیا جائے۔ جماعتیں جلد از جلد ہر تحصیل یا اپنے علاقہ کے مرکز احمدیت میں جلسہ کر کے غور کریں۔ کہ کس طرح اور کن ذرائع سے تبلیغ کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔

اخبار احمدیہ

سپاس تعزیت میرے جوان سال فرزند میر شریف احمد خاں ازلقی مرحوم ابن ڈاکٹر احمد علی خان صاحب مرحوم ازلقی کی افسوسناک وفات پر مجھے اور میرے بیٹے آغا میر عنایت اللہ خاں ازلقی کو ہندوستان و بیرون ہند سے تعزیت کے بہت سے خطوط اور تار موصول ہوئے ہیں۔ میں فرداً فرداً سب بھائیوں کو جواب نہیں دے سکتی۔ اسلئے الفضل کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ خاکسار ام میر شریف احمد خان مرحوم

درخواستہائے دعا (۱) خانصاحب محمد عالم خانصاحب سب انسپکٹر پولیس جالندھر شہر کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) صوبیدار عبد القیوم صاحب ایک مشکل میں ہیں۔ (۳) جمعدار عبد الرشید صاحب لاہور چھاؤنی مخالفوں کی شرارت سے حفاظت کیلئے طالب دعا ہیں۔ (۴) چوہدری نور احمد خان صاحب قادیان کو بوجہ خارش بہت تکلیف ہے۔ (۵) اہلیہ صاحبہ مستری برکت علی صاحب حیدرآباد سندھ عرصہ چار سال سے بیمار ہیں۔ (۶) بابو سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر حویلیاں کی لڑکی بشریٰ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح ۲۸ / ۱۲ / ۴۲ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لفٹنٹ اقبال احمد صاحب شمیم کا نکاح مبارکہ شوکت صاحبہ بنت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کیساتھ مبلغ ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ خاکسار اعجاز احمد

ولادت ۲۵ر دسمبر کو خدا تعالیٰ نے مجھے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ غلام قادر خاں لنگڑی ضلع جالندھر

دعائے مغفرت (۱) میری خالہ مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری مہتاب دین صاحب نمبردار ساکن مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ ۵ر دسمبر کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الکریم۔ (۲) میری لڑکی فاطمہ بیگم عرف بی بی بعمر ۱۳ سال ۳ر جنوری کو فوت ہو گئیں انا للہ۔ خاکسار عنایت اللہ خاں از الہ آباد شہر (۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک حادثہ کی وجہ سے اچانک کشمیر میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار عبد الرشید ادیب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ (۴) میاں نذیر محمد صاحب کا بڑا لڑکا بشیر احمد دل کی دھڑکن سے بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار عبد الحی واقف زندگی (۵) بندہ کی اہلیہ ۲ر جنوری کو بقضاء الہٰی فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار برکت اللہ نمبردار از نالو ڈوگر ضلع شیخوپورہ (۶) میری خالہ سید بی بی صاحبہ سکنہ گھٹیالیاں ۴ر جنوری کو وفات پا گئیں۔ انا للہ۔ خاکسار سید محمد علی سیالکوٹی

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا چیلنج اور مولوی محمد علی صاحب

گذشتہ سال جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے سامنے ایک حق اور فیصلہ کُن طریق پیش کیا تھا۔ یعنی اگر مولوی صاحب موصوف مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں۔ کہ ان کا مسلک اور ان کے عقائد ۱۹۱۴ء تک وُہی تھے۔ جو آج ہیں۔ تو ایسا حلف اٹھانے پر سیٹھ صاحب کی طرف سے دو ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائے گا۔ اور اگر حلف اٹھانے کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر آپ پر موت وارد نہ ہُوئی۔ یا ایسا عبرت ناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا۔ تو سیٹھ صاحب کی طرف سے مولوی صاحب کو مزید بیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

نیز جناب مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کو دعوت دی۔ کہ ان میں سے جو اپنے امیر صاحب کو ایسی حلف کے لئے تیار کریں۔ انہیں بھی دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

لیکن جناب مولوی صاحب نے بالکل وُہی جواب دیا۔ جو اسی قسم کے چیلنج کا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے دیا تھا۔ چنانچہ لکھا:۔

"جہاں تک مجھ سے حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ ہے۔ میں اس کے لئے صرف **ایک بات** چاہتا ہُوں۔ یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے۔ کیا اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے" (پیغام صلح ۱۴ - اپریل ۱۹۴۲ء)

جب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اسی قسم کے حلف مؤکد بعذاب کا انعامی چیلنج دیا تھا۔ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا تھا۔ چنانچہ لکھا تھا:۔

"سیٹھ صاحب! سُنئے۔ آپ کے ساتھ ہمارا جھگڑا ایک مذہبی عقیدہ کے متعلق ہے کسی دُنیاوی معاملہ کے متعلق نہیں۔ اس لئے اس کا تصفیہ بھی مذہبی ہدایت (قرآن حدیث) کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ **پس آپ حلف مؤکد بعذاب یا سادہ حلف طلب کرنے کی بابت کوئی آیت یا حدیث پیش کیجئے جس کا مضمون یہ ہو کہ** کسی نبی یا مامور من اللہ کے منکر پر حلف خصوصاً مؤکد بعذاب لازم یا واجب ہے۔ اس کے سوا ہم آپ کی کسی بات کا جواب دینے کے ذمہ دار نہیں" (اہلحدیث ۲۱ - جون ۱۹۴۰ء صفحہ ۷)

گویا جو جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کا تھا۔ وہی جناب مولوی محمد علی صاحب کا ہے۔ تاہم مولوی محمد علی صاحب نے جو مطالبہ کیا تھا۔ اسے میں نے رسالہ "فرقان" بابت جون ۱۹۴۲ء میں پُورا کر دیا تھا۔ مگر اس کے باوجود مولوی صاحب نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ اور اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ وہ مضمون ان کے ملاحظہ میں نہ آسکا۔ بطور یاد دہانی اس میں درج شدہ حوالجات کچھ نئے حوالوں کے ساتھ پیش کرتا ہُوں۔ مولوی صاحب کا مطالبہ یہ تھا۔

"میں اس کے لئے **صرف ایک بات** چاہتا ہوں۔ یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے کیا اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے" (پیغام صلح ۱۴ - اپریل ۴۲ء)

حالانکہ یہ وُہی طریق ہے۔ جو خود جناب مولوی محمد علی صاحب اختیار کر چکے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے اس کا مستند ہونا قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے آج سے ۲۴ سال پیشتر (دسمبر ۱۹۱۸ء میں) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ:۔

(۱) "آپ کم سے کم دو ایسے شخصوں کو جو مؤکد بعذاب **قسم کھائیں شہادت** بہم پہونچائیں۔ جو اس بات کی شہادت دیں۔ کہ مرزا افضل احمد کے جنازہ کے نہ پڑھنے کی حضرت صاحب نے یہ وجہ بیان فرمائی تھی۔ کہ وہ احمدی نہیں تھا" (رسالہ مرآۃ الحقیقۃ صفحہ ۶۷)

(۲) "میں آپ کی شہادت بھی **مؤکد بحلف عذاب ایک شہادت** کے طور پر قبول کر لونگا۔ اور یہ بھی اعتراض نہ کروں گا۔ کہ آپ اس وقت سن بلوغ کو نہ پہونچے تھے" (۔۔ ۔۔ صفحہ ۶۷)

(۳) پھر مولوی صاحب موصوف نے ۱۹۲۰ء میں بھی لکھا تھا۔ کہ "میاں صاحب کم سے کم دو ایسے شخصوں کی جو مؤکد بعذاب **قسم کھائیں** شہادت بہم پہونچائیں۔ جو اس بات کی شہادت دیں۔ کہ مرزا فضل احمد کے جنازہ کے نہ پڑھنے کی حضرت صاحب نے یہ وجہ بیان فرمائی تھی۔ کہ وہ احمدی نہیں تھا" (ردّ تکفیر اہل قبلہ مطبوعہ ۱۹۲۰ء صفحہ ۶۷ - ۶۸)

(۴) "میں ان کی شہادت بھی **مؤکد بحلف عذاب ایک شہادت** کے طور پر قبول کر لونگا۔ اور یہ بھی اعتراض نہ کرونگا۔ کہ وُہ اس وقت سن بلوغ کو نہ پہنچے تھے" (۔۔ ۔۔ صفحہ ۶۸)

جناب مولوی محمد علی صاحب کے ان چار حوالوں سے واضح ہے۔ کہ ان کے نزدیک جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے مطالبہ کی خدا کے کلام اور اس کے رسُول کی حدیث میں سند موجُود ہے۔ اور مولوی صاحب کو اس کا علم ہے۔

پس جناب مولوی محمد علی صاحب سے گذارش ہے۔ کہ جبکہ میں نے ان کے مطالبہ کو ان کی تحریرات سے ہی پُورا کر دیا ہے۔ تو اب انہیں جناب سیٹھ صاحب کے چیلنج کو قبول کرنے میں لیت و لعل سے کام لینا ہرگز مناسب نہیں۔ بلکہ مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر ایک پُرانے اختلاف کے فیصلہ میں مدد دیں اور ۲۲ ہزار روپیہ انعام بھی حاصل کریں۔

دیگر غیر مبایع اصحاب کو بھی بہ نظر انصاف مولوی صاحب موصوف کو اس فیصلہ کُن طریق کی طرف لانے کی کوشش کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ خصوصاً جبکہ ان کے لئے بھی ایسا کرنے کی صورت میں دو ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

خانہ کعبہ کو پھیرنے کا قصّہ

"الفضل" نے "بے جا تعریف اور غلط مدح سرائی" کے عنوان سے ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی غلط فہمیوں سے بجائے اتحاد کے افتراق بڑھتا ہے۔ حقیقت میں بابا نانک صاحب کی شان سے یہ بات بعید ہے۔ کہ وُہ حسب روایات کتب خالصہ نیلا بانا اور تسبیح و مصلّیٰ کے ساتھ قرآن مجید بغل میں حمائل کئے مکہ معظمہ جائیں۔ اور وہاں باوجود مکمل واقفیت کے کوئی ایسا فعل کریں جس سے دوسروں کو اعتراض کا موقعہ ملے میں سمجھتا ہُوں۔ کہ جس نے یہ افسانہ تصنیف کیا ہے۔ وُہ مسجد الحرام خانہ کعبہ کا محل وقوع ہی نہیں جانتا۔ اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ حج کہاں ہوتا ہے۔ اس افسانہ کی تردید کے لئے خود اسی کے اندر شہادت موجُود ہے۔ چنانچہ پہلے تو لکھا ہے کہ گورو جی مکہ مسجد میں ٹھہرے تھے۔ جہاں حاجیوں نے آکر ڈیرے لگائے تھے۔ اوّل تو کوئی غیر مسلم حدود قبلہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ پس جو لوگ بابا صاحب کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ وُہ یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے کہ وُہ اس مقام پر پہنچ گئے۔ یا انہوں نے اپنا ظاہر ایسا بنا لیا۔ جو باطن نہ تھا۔ دوم یہ غلط ہے۔ کہ حاجی لوگ مسجد مکہ میں ڈیرے لگاتے ہیں۔ یہ مقام تو نماز پڑھنے کے لئے ہے۔ پھر خانہ کعبہ تو خاص مکان کا نام ہے جس کے چاروں طرف بہت بڑا احاطہ ہے۔ اور خانہ کعبہ کے چاروں طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح پر نماز پڑھنے والوں میں سے بعض کا موتبہ جہات کے اعتبار سے پہلا مشرق کی طرف ہو سکتا ہے۔ وہاں مغرب کی طرف بھی بعض منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔ بعض جنوب کی طرف بعض شمال کی طرف کیونکہ اصل مقصود روبہ قبلہ ہونا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بابا صاحب نے واپس آکر اس منظر کا ذکر فرمایا۔ کہ وہاں جدھر رُخ کرو۔ قبلہ ہی قبلہ ہے جسے کسی نہ سمجھنے والے نے ایک افسانوی رنگ دیدیا۔ یہ صریح کہ بکرکر پاؤں ان کے جانب مشرق گھما ڈالے۔ خود بتا رہا ہے کہ لکھنے والا اگرچہ اسلامی نام رکھتا ہے۔ مگر وُہ یہ نہیں جانتا۔ کہ مکہ میں وُہ صورت حال نہیں۔ جو ہندوستان میں ہے یہاں ہندوستان والے چونکہ مغرب کی طرف موتبہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اس لئے اس نے سمجھا کہ وہاں بھی صرف یہی صورت حال ہوگی حالانکہ مختلف ممالک کے مسلمان مختلف جہات کی طرف منہ کر کے اپنا قبلہ درست کرتے ہیں یعنی بعض ملکوں کے رہنے والے جنوب کی طرف موتبہ کر کے نماز پڑھتے ہیں بعض شمال کی جانب بعض مشرق کی طرف بعض جیسے ہم مغرب کی طرف۔ یہ کوئی اعجازی صورت نہیں کیونکہ جدھر پاؤں پھیرے جائیں ادھر شمال یا جنوب یا مشرق یا مغرب کو مسلمان کے سامنے خانہ کعبہ اور قبلہ ہوگا۔ اور اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جا سکے گی۔

خانہ کعبہ کی طرف پاؤں کرنا کوئی ایسا اصولی مسئلہ نہ تھا جس پر خاص کرامت دکھانے کی ضرورت ہوتی۔ خود قرآن مجید میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ موجود ہے۔ جدھر بھی منہ پھیرو وجہ اللہ ہے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم تو محض اتحاد اور یکجہتی کے سبق کے لئے ہے۔ ورنہ سجدہ تو اللہ تعالےٰ کو کیا جاتا ہے۔ قبلہ کی طرف مسلمان پاؤں کر کے نہیں سوتے یہ صرف تعظیم شعائر اللہ ہے یعنی جن اشیاء سے اللہ تعالےٰ کا عرفان پیدا ہوتا ہے۔ ان کا ادب و احترام اپنے اپنے ملکی دستور کے مطابق اور انسانی فطرت کے موافق کیا جاتا ہے۔ کبھی سعادت مند بیٹے کو آپ نہیں دیکھیں گے۔ کہ اس کا باپ

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

ایام زیر رپورٹ میں ۱۴ احباب داخل سلسلہ ہوئے

جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ نائیجیریا ۵ نومبر کے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ میں گزشتہ سات ماہ تبلیغی دورہ پر رہا۔ اور اس وقت لیگوس سے ۱۳۰۰ میل دور ہوں۔ اونٹسا کے مقام پر چار خاص لیکچر دیئے۔ اور چار کھلی ہوا میں ترجمان کی مدد سے۔ ترجمان بعض دفعہ تین زبانیں جاننے والے لگانے پڑتے۔ اور بعض دفعہ دو زبانیں جاننے والے۔ لٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا اس سفر کے دوران میں جب میرے سابقہ پمفلٹ ختم ہو گئے۔ تو ایک ۴ صفحہ کا پمفلٹ ۵۰۰ کی تعداد میں قریباً پندرہ پونڈ لاگت سے چھپوایا۔ دو لیکچر افریقن کلب میں دیئے۔ پہلے کا موضوع اسلام تھا۔ دوسرے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں تھا۔ دونوں ہی خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہے۔ بلکہ دوسرے لیکچر کے نتیجہ میں ایک مقامی سکول والوں نے اپنے سکول میں لیکچر کیلئے بلایا۔ یہ سکول چرچ مشنری سوسائٹی کا ہے۔ وہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر لیکچر دیا۔ چوتھا لیکچر ایک اور سکول میں دیا۔ یہ قصبہ مسیحیت بالخصوص رومن کیتھولک کا مرکز ہے تعلیم کا بھی مرکز ہے۔ کئی ہائی سکول ہیں۔ دس دس میل اگر شہر چھوڑ کر جنگل میں نکل جائیں۔ تو ننگے لوگ نظر آئیں گے۔ جو قصبہ میں آتے وقت صرف لنگوٹی باندھ لیتے ہیں۔ البتہ عورتیں تہ بند باندھتی ہیں۔ لیکن گلے میں کرتہ یا سر پر اوڑھنی نہیں اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر جنگل میں جا نکلے۔ تو یہ لوگ اسے مار کر کھا جاتے ہیں۔

عید الفطر میں نے اسی جگہ ادا کی۔ بہت سے غیر احمدی ساتھ ہو گئے۔ اور خطبہ سے بہت محظوظ ہوئے۔ یہ غیر احمدی مقامی باشندے نہیں بلکہ ادھر ادھر سے آئے ہوئے ہیں۔ خود اس علاقہ کے اصل باشندے (جو کانونتا ہیں) تو اسلام سے بہت دور ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے بپتسمہ نہیں لیا وہ بھی اپنے گلے میں صلیبیں (دو دو تین تین) لٹکائے پھرتے ہیں۔

اونٹسا سے پورٹ ہارکورٹ پہنچا۔ یہ شہر نائیجیریا میں دوسرے نمبر پر ہے (لیگوس نمبر اول ہے) نائیجیریا کی دو میں سے دوسری بندرگاہ ہے۔ کسی زمانہ میں ایک چھوٹی سی جماعت بھی وہاں تھی ایک مسجد بھی ہے۔ اس جگہ بھی دو خاص لیکچر اور پانچ کھلی ہوا میں دو زبانوں کے ترجمان کی مدد سے دیئے لٹریچر تقسیم کیا۔ ملاقاتیں کر کے لوگوں سے تعلقات قائم کئے۔ جن میں سے ایک ڈاکٹر ہیں۔ اور دوسرے ایک ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر۔ انہوں نے میرے دونوں لیکچروں کی تعریف آمیز الفاظ میں رپورٹ شائع کی۔ یہ لوگ مسیحیت میں بہت دور جا چکے ہیں۔ اول تو مذہب کو سمجھتے ہی نہیں پھر مسیحیت ان کو سستی اور بلا محنت نجات کا وعدہ دیتی ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں چودہ ۱۴ اشخاص نے بیعت کی ہے۔ ان کی استقامت اور میری کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بنگلور:۔ ۴ تا ۷ نومبر جناب مولوی عبدالرحیم نیر صاحب نے قیام فرمایا۔ اور جماعت کو بیدار کیا جماعت کے سالانہ جلسہ میں تقاریر کیں۔ ایک رئیس کو بہائیت کی اصل حقیقت بتائی۔ اور انہوں نے احمدیت کی صداقت کا اقرار کیا۔ ۱۵ تا ۲۷ نومبر سنگرول میں کام کیا۔

حلقہ مدراس:۔ ۲۲ تا ۳۰ نومبر مولوی عبداللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے شہر کے مختلف حصوں میں بذریعہ ملاقات بیس افراد کو تبلیغ کی۔ توحید باری تعالےٰ پر ایک لیکچر دیا۔ ختم نبوت کی حقیقت کے موضوع پر ایک پرائیویٹ مجلس میں تین گھنٹے مناظرہ کیا۔ مالابار کے ایک دوست جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

کنانور اور چینگاڈی رنیز کا تبلیغی دورہ کیا۔ دس دفعہ درس دیا۔ پانچ دن الفضل کا ترجمہ کر کے سنایا۔ دوسری نظارتوں سے تعاون کیا۔

حلقہ بہار:۔ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے بھاگلپور اور مضافات کا دورہ کیا۔ ۴۵ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ روزانہ قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔

صوبہ سندھ:۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ نے ۱۵ نومبر تا ۱۵ دسمبر پندرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۳۹ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ بارہ تقریریں کیں۔ جماعتوں میں درس قرآن کریم دیتے رہے۔ اور دوسری نظارتوں کے کام سے تعاون کیا۔

سرینگر:۔ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے ۵ تا ۱۵ دسمبر بارہ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں تقریر کی۔ دارالتبلیغ میں چھ افراد تشریف لائے جن میں سے تین اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ اور خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔ ایک احمدی کو ترجمہ قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ اور ایک مولوی سے وفات مسیح پر گفتگو کی۔

ضلع گورداسپور:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب بگول میں ۲۵ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دیتے رہے تبلیغ خاص اور وصیت کے متعلق تحریک کی۔ دو افراد نے وصیت کی۔ چھ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ دو تقریریں کیں۔ اور درس دیتے رہے۔

بنگال:۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے یکم تا ۳۰ نومبر چار مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ سات تقریریں کیں۔ اور بتالیس ۴۲ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ پانچ افراد نے بیعت کی۔ دو مقامات پر خدام الاحمدیہ کی مجلس قائم کی۔ چندوں کی تحریک کی۔ اور جماعتوں کی تربیت کا کام کرتے رہے۔ دھرم نگر میں جو اہم مقام ہے تین جلسے کئے گئے۔ جن کا خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

بنگہ ضلع جالندھر:۔ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے ۱۵ نومبر تا ۷ دسمبر جالندھر اور کریم پورہ کا دورہ کیا۔ اور انفرادی تبلیغ کی بعض گیانیوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ ۲۴ نومبر کو بنگہ میں جلسہ کیا۔ اور بابا گورو نانک صاحب کی سیرت پر تقریر کی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

علاقہ سانڈھن:۔ مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ۸ تا ۱۵ دسمبر سانڈھن میں قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ دو مقامات کا دورہ کر کے انفرادی تبلیغ کی۔ تربیت کے کام میں بھی مشغول رہے۔

مین پوری:۔ مولوی فضل الدین صاحب مبلغ نے مولوی بشیر احمد صاحب و قاضی منظور احمد صاحب کے ہمراہ اپنے علاقہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور متعدد تقریریں کیں۔ آریہ سماج کے جلسہ میں مولوی بشیر احمد صاحب کا ایک مضمون گوشت خوری کے موضوع پر پڑھا گیا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

(مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

زمیندار جماعتیں اور احباب خاص توجہ فرمائیں

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے علاقہ بار کے زمیندار احباب کے واسطے فصل کپاس کا موقعہ ہے۔ اور آجکل ہر ایک جنس کی قیمت زمینداران کو اچھی مل رہی ہے۔ اور دوسرے علاقہ کے زمیندار احباب بھی فصل کماد کی برآمد کر رہے ہیں۔ اور گڑ و شکر گراں فروخت ہو رہا ہے پس اس اعلان کے ذریعہ علاقہ بار یعنی لائلپور۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور ریاست اور سندھ کے علاقہ کی زمیندار جماعتوں کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید سال نہم کا چندہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ء سے قبل ادا کرنے کی کوشش فرماویں۔ تا جہاں ان پر اللہ تعالےٰ نے فصل میں برکت دیکر ان پر فضل کیا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہوئے سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں آنے کی کوشش فرماویں۔ بعض جماعتیں اور افراد ایسی ہیں جو اپنا چندہ تحریک جدید جلسہ سالانہ پر ادا کر چکے ہیں یا اب بھیج رہے ہیں۔ ان کے نام عنقریب شائع کئے جائیں گے۔ پس زمیندار طبقہ کو چندہ تحریک جدید سال نہم کے وعدے ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ء سے قبل ادا کرنے کی کوشش ابھی سے کرنی چاہئے۔ [illegible]

وصیتیں

نوٹ:۔ درج ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۰۷:۔ ملک رشید احمد ولد ملک عزیز احمد صاحب قوم اعوان (ملک) پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت عارضی طور پر گورنمنٹ آف انڈیا میں ملازم ہوں۔ اور مبلغ ۶۰ روپے ماہوار تنخواہ پاتا ہوں مزید برآں میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہیں اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر اس دوران میں میں نے اپنی جائیداد میں سے کچھ حصہ ادا کر دیا۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائیگا۔ العبد:۔ ملک رشید احمد سپلائی ڈیپارٹمنٹ۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد گواہ شد:۔ سید ارتضیٰ علی بقلم خود

نمبر ۶۲۹۱:۔ منکہ غلام محمد ولد غلام رسول قوم کشمیری پیشہ بانندگی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن عالم گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ وخام واقعہ موضع عالم گڑھ جس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں قیمتی اندازاً چھ صد روپیہ ہے

جس میں سے دو صد روپیہ کا میرا حصہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مبلغ ۲۰ روپے جلد ادا کر دونگا۔ اسیطرح میری آمدنی جو کچھ معین نہیں ہے۔ جو آمدنی ہوا کریگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے ورثاء پابند ادائیگی ہونگے۔ العبد:۔ غلام محمد موصی بقلم خود گواہ شد:۔ محمد الدین احمدی عالمگڑھ (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ غلام محمد ولد امام دین عالمگڑھ بقلم خود کاتب الحروف:۔ مرزا محمد حسین احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت تنخ پور ضلع گجرات پنجاب۔

نمبر ۶۳۰۲:۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ اللہ دتہ قوم راجپوت پیشہ عمر ۶۵ سال ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ ۵۰ روپے اور مبلغ ۷۵ روپے کل ایکسو سات روپے میرا خاوند اللہ دتہ ولد جمال دین قوم راجپوت

جنجوعہ ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کے ذمہ قرض ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ ۱۰ روپے ہوتے ہیں۔ یہ رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ اگر میں نہ کر سکی۔ تو میرے خاوند سے وصول کرلئے جائیں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد مذکورہ کے سوائے ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ (نشان انگوٹھا) عائشہ بی بی گواہ شد:۔ (نشان انگوٹھا) اللہ دتہ موصیہ خاوند گواہ شد:۔ عبداللہ جنجوعہ سپاہی

نمبر ۶۲۴۱:۔ منکہ قطب الدین ولد عمر الدین قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیا لگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے۔ دو گھماؤں اراضی چاہی قیمتی ۱۶۰۰ روپے واقع ہرسیاں ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ چار صد روپیہ کی اراضی چاہی ۱/۲ گھماؤں واقعہ ہرسیاں رہن بقبضہ میرے پاس موجود ہے۔ کل جائیداد کی قیمت ۲۰۰۰ روپے

ہوئی۔ اس میں میرا بھتیجا مسمی لال دین احمدی برابر کا حصہ دار ہے۔ اسطرح میرا حصہ ایک ہزار روپیہ ہوا۔ علاوہ ازیں ایک عدد مکان خام قیمتی ۵۰ روپے واقعہ ہرسیاں ہے۔ جس کے ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ میرے حصہ میں مبلغ ۳۰ روپے آتے ہیں۔ اسطرح میری کل جائیداد ۱۰۳۰ روپے کی ہوئی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی جو مبلغ ۱۰۳ روپے بنتی ہیں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی آمد بصورت ملازمت یا تجارت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کچھ یا کل رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کروں۔ تو وہ رقم میری وصیت سے منہا شدہ سمجھی جائیگی۔ العبد:۔ (نشان انگوٹھا) قطب الدین موصی۔ گواہ شد:۔ بدر الدین موصی بقلم خود ساکن ہرسیاں۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمن موصی بی۔ اے ہرسیاں

نمبر ۶۲۴۳:۔ منکہ سماۃ بادشاہاں زوجہ محمد عباس صاحب احمدی ابن محمد الطاف خان صاحب مرحوم قوم پٹھان محمد زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ترناب ڈاکخانہ ترناب ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری مملوکہ اراضی مزارعہ سوا دو جاچار کنال ہے جو کہ میرے شوہر نے الدنہ عوض حق مہر میرے نام کی ہوئی ہے۔ اس کی قیمت مبلغ تین صد روپیہ نصف جن کے ۱۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی …

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۳ر جنوری۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ شمالی کاکیشیا میں روسی فوجیں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ راسٹوف کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ روسیوں نے اس علاقہ میں گیارہ اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ سٹالین گراڈ کے اندر بھی مزید رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شہر کی مغربی بیرونی بستیوں تک پہنچ گئی ہیں۔ روسی فوجیں ساتھ ساتھ ہی اپنے مورچوں کو مضبوط بناتی جا رہی ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ وورونیز کے علاقہ میں روسیوں نے خوفناک حملہ شروع کر دیا ہے۔ دوسرا حملہ لینن گراڈ کے رقبہ میں کیا ہے۔ اور دریائے نیوا پر پل بنا لیا ہے۔ دریائے ڈان کے زیریں علاقہ میں روسیوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ ولکی لوکی کے قریب جرمنوں نے متعدد جوابی حملے کئے۔ لیکن روسیوں نے ان کو پسپا کر دیا۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ روہر پر گذشتہ رات کے حملے میں برطانی طیاروں نے ایک سو ٹن وزنی دھماکوں سے پھٹنے والے بم ۱۱ منٹ میں پھینکے۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۰۰ ٹن بم جرمن طیارے ۱۲ گھنٹوں میں پھینک سکتے ہیں۔

قاہرہ ۱۳ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے ٹریپولی اور ٹیونس پر ۱۲ اور ۱۳ جنوری کی درمیانی رات کو بمباری کی۔ اور دھماکوں سے پھٹنے والے وزنی بم ٹیونس کی بندرگاہ کے علاقے میں پھینکے۔ کچھ بم ساحل ٹیونس کے قریب ایک تجارتی جہاز پر گرے۔ اور اس میں آگ لگ گئی۔ اس حملہ سے ہمارے آٹھ طیارے اپنے اڈوں میں واپس نہیں آ سکے۔

نیو یارک ۱۳ر دسمبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ قیروان کے شمال مغرب میں فرانسیسی فوجوں نے حملہ کر کے دو اہم ترین پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

قاہرہ ۱۳ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے مصوراتہ کے قریب رومیل کی فوجوں پر خوفناک بمباری کی۔ ٹریپولی اور ٹیونس روڈ پر دشمن کی لاریوں، موٹروں اور سلسلہ مواصلات پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ اور آتش ریز بم پھینکے۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ "بیو ارادہ" کے قریب گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ متحارب فرانسیسی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ موسیولا وال کے مویدہ مارشل ڈیٹ پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں نازیوں نے ٹورس میں سات فرانسیسیوں کو سزائے موت دے دی ہے۔

چنگنگ ۱۳ر جنوری۔ چینی ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما اور چین کی سرحد پر جاپانی فوجوں نے مشرقی ریاستہائے شان کی طرف سے ایک نیا حملہ مونگما پر کر دیا ہے۔ مونگما گنگٹونگ سے تیس میل شمال مشرق میں واقع ہے۔ جنوبی ہونان (مرکزی چین) میں چینی فوجیں لڑتی ہوئی مغرب کی طرف سنگیانگ میں جو پیکن ہانگو ریلوے پر اہم مقام ہے۔ اپنا راستہ بنا رہی ہیں۔ اس وقت گلی کوچوں میں خوفناک جنگ جاری ہے اور متعدد مکانات جل رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے جزائر سالومن کے رقبہ میں بانڈانگ۔ فن شافن اور لیہہ کے جاپانی اڈوں اور فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی۔

واشنگٹن ۱۳ر جنوری۔ امریکہ کے محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے نیو جارجیا کے جزیرہ میں مونڈا کے جاپانی اڈہ پر زبردست بمباری کی۔ جزیرہ گواڈال کنال میں امریکی فوجوں کا جارحانہ اقدام جاری ہے۔

لاہور ۱۳ر جنوری۔ آج لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ کے حکم کو منسوخ کر دیا اور حکم دیا۔ کہ حکومت پنجاب لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی پر قبضہ نہ کرے۔ اور اگر قبضہ کر لیا ہے۔ تو واپس کمپنی کو دے دیا جائے۔ اس کیس کی ۸ دن تک سماعت ہوتی رہی۔ جس کے دوران میں ایڈووکیٹ جنرل گورنمنٹ آف انڈیا کو بھی قانونی اور آئینی پوزیشن کی وضاحت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ یہ کیس اپنی نوعیت کا پہلا کیس ہے۔ جس میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت پنجاب گورنمنٹ کے ایگزیکٹو حکم کو منسوخ کرنے کا فیصلہ دیا گیا ہو۔

لاہور ۱۳ر جنوری۔ بہائی بیجا وطنی کے قریب دریائے راوی میں ایک کشتی الٹ گئی اور ایک سو کے قریب آدمی دریا میں ڈوب گئے ان میں سے کچھ اشخاص نے تیر کر جان بچائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ شیخ فاضل کا عرس دیکھنے کے لئے جا رہے تھے۔

چنگنگ ۱۴ر جنوری۔ چینی فوجوں نے ٹونگ چنگ اور کیوانگ ہینگ کے شہروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ سٹالین گراڈ کے متصل محصور اعلیٰ جرمن افسروں کو طیاروں کے ذریعہ نکالا جا رہا ہے محصور جرمن ڈویژنوں کی کمان کرنیل کر رہے ہیں۔ رجمنٹوں کی کمان کپتانوں کو سپرد کی گئی ہے۔ اور بٹالینوں کی کمان لفٹنٹوں کو تفویض کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ جنوب مغربی بحر الکاہل میں اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ سانننا میں موسلا دھار بارش کے باعث اقدامات مدھم پڑ گئے ہیں۔

دہلی ۱۴ر جنوری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محاذ اراکان پر جنگ جاری ہے۔ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

کٹک ۱۳ر جنوری۔ حکومت اڑیسہ نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ گذشتہ نومبر میں جو طوفان آیا اس میں ضلع پوری کے اندر ۱۱۶ اشخاص ہلاک اور ۵۲۵ مویشی تلف ہوئے۔ ۱۵۱۰ مکانات بالکل برباد ہو گئے اور ۵۲۹۰ کو جزوی نقصانات پہنچے۔ ۱۲۸ پبلک عمارات کو نقصان پہنچا۔

نئی دہلی ۱۳ر جنوری۔ ترکی کے ایڈیٹروں کا جو ڈیپوٹیشن ہندوستان آ رہا ہے۔ وہ چین بھی جائیگا۔ ہندوستان میں انکا پروگرام تیار ہو گیا ہے۔ دہلی میں وائسرائے۔ کمانڈر انچیف اور پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے انہیں دعوت دی جائیگی۔ مسلم اخبارات نے انہیں الگ دعوت دی تھی۔ مگر اسے نامنظور کر دیا گیا ہے۔ پراونشل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے حکومت کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور ڈیپوٹیشن کے لیڈر کو تار بھیجا ہے کہ ہم ریلوے سٹیشن پر آپ کا استقبال کرنا اور ایک گارڈن پارٹی دینا چاہتے ہیں۔ برائے مہربانی اس کی منظوری کی اطلاع بذریعہ تار بھیجیں۔

واشنگٹن ۱۳ر جنوری۔ جرمن گورنمنٹ نے فرانس میں مقیم امریکی مدبروں اور افسروں کو قید کر لیا ہے۔ اور اس وقت تک واپس کرنے کے سوال پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک کہ وہ الجزائر میں مقیم جرمن قونصل اور شمالی افریقہ میں جرمن عارضی صلح کے کمیشن کے ممبروں کے متعلق کوئی اطلاع نہیں پہنچائی۔

لنڈن ۱۴ر جنوری۔ چین کے محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ چین کو جاپان پر فیصلہ کن ضرب کے لئے ایسے بھاری سامان جنگ کی ضرورت ہے۔ جو ہوائی جہازوں کے راستے چین نہیں بھیجا جا سکتا۔ برما روڈ کے بند ہو جانے کی وجہ سے بھاری سامان جنگ کی بہم رسانی کم ہو گئی ہے سب سامان امریکہ سے آتا تھا۔

واشنگٹن ۱۵ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکی جہازوں نے سلومنز کے پانیوں میں دو جاپانی تباہ کن جہازوں پر تارپیڈو مارے۔ امریکہ کی فوجیں گواڈال کنال میں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ دس گیارہ جنوری کی رات کو امریکی جہازوں نے گواڈال کنال کے قریب کئی جاپانی تباہ کن جہازوں پر حملے کئے۔ دشمن کی فوج شمال کی طرف ہٹ گئی۔

امرتسر ۱۴ر جنوری۔ سونا ۶۹/- ۔ چاندی ۱۰۰/۸ ۔ پونڈ ۴۸/۰ روپے۔

موگا ۱۴ر جنوری۔ باجرہ ۹/-/- ۔ مکی لال ۶/۱۲/۰ ۔ نخود ۸/۲/۰ ۔ جوار ۷/۲/۰ ۔ منولہ بیور ۶/۱۲/- ۔ منولہ دیسی ۷/-/- ۔ چاول سفید ۱۲/۸/- ۔ سرسوں ۸/۹/۰

چنگنگ ۱۴ر جنوری۔ چین کے ایک بہت بڑے فوجی افسر نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا کہ جاپانی برما بھیجنے کیلئے ہندچینی میں کمک جمع کر رہے ہیں۔ یہ فوج مختلف پارٹیوں کی صورت میں ہندچینی میں جمع ہو رہی ہے بعض اوقات ایک پارٹی ہزاروں سپاہیوں پر مشتمل ہوتی ہے آپ سے دریافت کیا گیا کہ اسوقت اکیاب میں کس قدر جاپانی فوج موجود ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ ایک مہینہ پہلے اندازہ کیا گیا تھا۔ کہ اکیاب میں ایک رجمنٹ جاپانی موجود ہے۔

کراچی ۱۴ر جنوری۔ حکومت سندھ کے علاقہ میں راشن سسٹم کی ابتدا ہو گئی ہے۔ آٹا۔ چاول۔ کوئلہ۔ مٹی کا تیل۔ کھانڈ وغیرہ کیلئے راشن کارڈ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ سگر ٹیٹ ڈائریکٹر کمشنر آفس اور دوسرے سرکاری دفتروں میں ڈپو کھول دیئے گئے ہیں۔ کارڈ کے ذریعہ مندرجہ ذیل چیزیں ہفتہ وار خریدی جا سکتی ہیں۔ آٹا ۲½ سیر فی کس۔ چاول ایک سیر ۲ چھٹانک کھانڈ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر